# پیغامِ حج

## ۱۴۱۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ قَالَ الْحَكِيْمُ: "وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِىْ وَبَنِىَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ. رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ وَ مَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ."(۱)

اس وقت جبکہ موسمِ حج آ پہنچا ہے مشتاق دلوں سے بلند ہونے والے نغمۂ لبیک سے حریمِ امنِ الٰہی کی فضا گونج اٹھی ہے دنیا کے چپے چپے سے مسلمان قومیں ذکر استغفار قیام اور اتحاد کی وعدہ گاہ کی طرف رواں دواں ہیں اور بچھڑے ہوئے بھائی ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے ہیں۔ میں خدائے عزیز و حکیم کی بارگاہ میں خضوع و خشوع کے ساتھ سپاس و تشکر کے طور پر جبہ سائی کرتے ہوئے حضرتِ حق کی صفاتِ حسنیٰ کی عظمت کے سامنے حمد و ثنا اور اس کے بحرِ رحمت کی وسعتوں کے بقدر شکر و سپاس حضرتِ احدیت کی بارگاہ میں نچھاور کرتا ہوں کہ اس نے پُر شوق

مسلمانوں کو ایک مرتبہ پھر اس فریضے کی بجا آوری کی توفیق عطا فرمائی' اپنے خانہ امن میں مسلمانوں کے سروں پر عزت وعظمت کا پرچم ایک بار پھر لہرایا' ایرانی حاجیوں کو ایک مرتبہ پھر عظمت ورحمت کے دستر خوان پر بیٹھنے کی توفیق دی۔ زبان وقلم اس عظیم نعمت کی توصیف وتقدیر سے عاجز ہیں۔ خدا کرے کہ آپ حاجیوں کے دل نورِ معرفت سے روشن ومنور ہو جائیں اور بحث وگفتگو کے وسیلے کے بغیر حقیقت آپ کی مشتاق روحوں میں متجلی ہو جائے۔

وہ اہم نکتہ جو میں اپنے بھائی بہنوں سے' چاہے اُن کا تعلق کسی بھی ملک وملت سے ہو بیان کرنا چاہتا ہوں' اور وہ یہ ہے کہ: حج ایک الٰہی نعمت ہے جو مسلمان نسلوں کو عطا ہوئی ہے۔ قدردانی وشکرگزاری سے اس میں اضافہ ہوگا اور ناقدری وناشکری مسلمانوں سے یہ نعمت چھین لے گی اور یہ وہی شدید عذابِ الٰہی ہے (جس کا تذکرہ قرآنِ مجید میں ہوا ہے) کہ: "وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ." (۲) حج سے محروم ہو جانے کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی مسلمان حج بجا نہ لا سکے' بلکہ مقصد یہ ہے کہ مسلمین اس کے بے شمار فوائد سے محروم ہو جائیں اور اضافے سے بھی مراد یہ نہیں کہ سال بہ سال حاجیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے' بلکہ مقصد یہ ہے کہ اس کے فوائد اور منافع سے بہرہ مند ہوں (جیسا قرآنِ مجید میں ہے) کہ: "لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ." (۳) بجا ہے کہ ہم اس مقام پر گہری نظر سے جائزہ لیں کہ آیا اسلامی دنیا حج کے فوائد سے بہرہ مند ہو سکی ہے؟ اور اصولی طور پر فوائد ومنافع ہیں کیا؟

صحیح حج تمام مسلمانوں کے اندر ایک باطنی انقلاب لا کر خدا کے ساتھ ارتباط' اس پر بھروسہ اور روحِ توحید میں استحکام پیدا کر سکتا ہے' انسان کے ظاہر وباطن میں موجود ان بتوں کو ٹھکرا سکتا ہے جو اسے پست وذلیل کرنے والی خواہشات اور اسیر کرنے والی طاقتوں کے بھیس میں پائے جاتے ہیں' مسلمانوں میں خود اعتمادی نیز طاقت' کامیابی اور فداکاری کا احساس پیدا کر سکتا ہے۔ اور یہ وہ انقلاب ہے جو ہر انسان کو ایک ایسے موجود میں تبدیل کر دیتا ہے جس کے یہاں شکست کوئی معنی نہیں رکھتی' دھمکی اور لالچ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

صحیح حج اسلامی امت کے بکھرے ہوئے اعضا کو یکجا کر کے اسے ایک متحد' طاقتور اور کارآمد پیکر کی شکل دے سکتا ہے' انھیں ایک دوسرے سے آشنا اور ایک دوسرے کے مسائل' مشکلات' احتیاجات نیز ترقیوں سے باخبر کر سکتا ہے' آپس میں تجربوں کا تبادلہ کر سکتا ہے۔ اگر ان مقاصد ونتائج کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حج کا منصوبہ بنایا جاتا اور اس منصوبہ سازی میں اسلامی دنیا کی حکومتیں' علما' روشن خیال اور صاحبِ فکر ونظر افراد تعاون کرتے' تو اسلامی امت کو ایسے عظیم وگراں بہا ثمرات نصیب ہوتے جن کا اسلامی دنیا میں حاصل ہونے والے کسی بھی نتیجے سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

پورے اعتماد کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اگر صرف یہی اسلامی فریضہ صحیح طریقے سے اور اسلامی شریعت کے مطابق بجالایا جائے' تو وہ تھوڑے ہی سے عرصے میں اسلامی امت کو اس کے شایانِ شان عزت وطاقت سے ہمکنار کر دے گا۔

بڑی تلخی کے ساتھ یہ ماننا پڑے گا کہ اس الٰہی فریضے کی بجا آوری کی موجودہ شکل اس کی مطلوبہ صورت سے کوسوں دور ہے۔ ہمارے عظیم امامِ راحلؒ نے اس سلسلے میں مؤثر کوششیں کیں اور اسلامی امت کے سامنے عظمت وعزت آفریں حج' انقلابی' تعمیری اور ابراہیمیؑ حج کی واضح تصویر پیش فرمائی اور اب تک حج ان حدود میں اسلامی دنیا میں بے شمار برکتوں کا باعث ہوا ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود تمام مسلمان قوموں کے درمیان اس فکر اور اس طرزِ عمل کے رسوخ کے لئے علمائے دین کی مخلصانہ کوششوں اور تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں کی بصیرت ومدد کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ یہ نہایت اہم اور بنیادی فریضہ علما اور حکمرانوں کی توجہ کا مرکز قرار پائے گا۔

اس وقت مناسب ہے کہ اخوت وبرادری کی عطر آگیں فضا سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور ان فرائض کے ایک حصے کی بجا آوری کے عنوان سے' جو حج ہم پر عائد کرتا ہے' اسلامی دنیا پر ایک نظر ڈالوں اور گزشتہ حج سے آج تک کے دوران پوری دنیا میں رونما ہونے والے واقعات وحوادث کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کی پوزیشن کا جائزہ لوں اور اس مجموعے میں اپنے فرائض وذمے داری کا انکشاف کروں۔

گزشتہ ایک سال میں رونما ہونے والے حادثات نادر و کمیاب حوادث سے تعلق رکھتے ہیں؛ ہمیں تاریخ میں ایسے ادوار کم ہی نظر آتے ہیں کہ اتنے کم عرصے میں اتنے عظیم واقعات پیش آئے ہوں۔ ان حادثات و واقعات میں سرِ فہرست مشرق کی بڑی طاقت کا زوال اور اس کی غول پیکر قوت کی نابودی ہے، جو دسیوں سال سے دنیا کی دو عظیم سیاسی، فوجی اور تبلیغاتی طاقتوں میں سے ایک مانی جاتی تھی۔

وہ وسیع و عریض سلطنت جو افسانوی فوجی طاقت، ایٹمی اسلحوں اور دوسروں پر اپنا اقتدار جمانے کے تمام امکانات و وسائل سے مالا مال تھی، اس کا زوال عام اور مادّی حساب و کتاب کی رو سے محال کاموں میں شمار ہوتا تھا، لیکن یہ واقعہ رونما ہوا اور مادّی حساب و کتاب کا نادرست ہونا ایک مرتبہ پھر ثابت ہوگیا۔

مشرقی بلاک کی شکست و ریخت اور یورپ میں بھاری پیمانے پر سیاسی جغرافیے کی تبدیلی اور ان ممالک اور قوموں کی سربلندی بھی جو برسہا برس سے طاقت اور غاصبانہ قبضے کے بل بوتے پر اغیار کے تحتِ تصرف یا ان کے زیرِ اثر تھیں، ان تعجب خیز واقعات کا ایک حصہ ہے۔

اتنی ہی ہیجان انگیز اور دلچسپ ہے افغانستان میں اسلامی انقلاب کی کامیابی اور اس قوم کے ہاتھوں میں اقتدار کا آنا جو جلا وطنی، مظلومیت اور غربت کے عالم میں لیکن اسلام سے والہانہ لگاؤ کے ساتھ چودہ برسوں تک اپنے کاندھوں پر پُر مشقت جہاد کا بوجھ ڈھوتی رہی ہے۔ اسی طرح وسطی ایشیا میں ان قوموں کے ہمراہ چند مسلمان و آزاد ملکوں کا وجود میں آنا جنھوں نے کمیونزم کے ستر سالہ زہر آگیں پروپیگنڈوں اور اس دور کے بچے کھچے ان مہروں کی کوششوں کے باوجود جنھوں نے اسلام سے کبھی مفاہمت کی ہے اور نہ کریں گے اسلام کی آواز بلند کی ہے، اپنے مسلمان ہونے پر فخر کر رہے ہیں اور اسلامی احکام و قوانین کے نفاذ کے لئے کوشاں ہیں۔ اسی طرح یورپ میں کم از کم دو مسلمان ممالک یعنی البانیہ اور بوسنیا و ہرزگوینیا کا وجود میں آنا ہے جو ابھی سے یورپی حکومتوں کی آنکھوں میں کھٹک رہے ہیں۔

اسی دوسری نوعیت کے واقعات میں الجزائر میں ڈیموکریسی کے معیاروں کے مطابق ہونے والے آزاد الیکشن میں اسلامی جماعتوں کی کامیابی ہے، جو تمام مسلمانوں کے لئے باعثِ فخر وامید اور الجزائر کی مجاہد و تجربہ کار قوم میں اسلامی ایمان کی گہرائی کی غماز ہے۔ اس کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس نے اسلام دشمن طاقتوں اور علاقے کے رجعت پسندوں کو یکساں طور سے مضطرب کر دیا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے مکارانہ بغاوتوں کے ذریعے اسلامی تحریک پر پردہ ڈال دیا اور فی الحال اسے قابو میں کر کے قیدی بنائے ہوئے ہیں۔ البتہ ہر بابصیرت انسان پر یہ بات عیاں ہے کہ یہ حالات زیادہ دنوں تک باقی نہیں رکھ سکتے۔

بہر کیف، ہمارا گزشتہ سال اس طرح کے کم نظیر و تعجب خیز حادثات و واقعات سے لبریز تھا۔ اس کے علاوہ دنیا کے بہت سے علاقوں خاص طور سے عزیز فلسطین، مشرقِ وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے بعض ممالک میں اسلامی تحریک کا ارتقا، مسلمانوں کی بیداری اور اپنے اسلامی تشخص کی بازیافت نیز طاقتور مزاحم قوتوں کے خلاف جدوجہد کرنے پر ان کا اصرار بھی اس سال کے نمایاں امتیازات میں سے تھا۔

ان اہم اور عبرت انگیز حادثات نے (جن میں سے بہت سے براہِ راست یا بالواسطہ طور پر اسلام سے متاثر رہے ہیں) مجموعی طور پر اسلام اور مسلمانوں کو ایک نئی صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے اور تمام اسلامی اقوام کا فریضہ ہے کہ وہ اس نئی صورتِ حال کو ٹھیک سے سمجھیں اور وقت ضائع کئے بغیر اس کے مقابلے میں ایک سنجیدہ، متحدہ اور نپا تلا مؤقف اختیار کریں۔

یہ نئی صورتِ حال دو حصوں یا دو عناصر پر مشتمل ہے:

۱۔ پہلا یہ کہ اسلامی فکر اور اسلامی تشخص کو دنیا میں مزید شوکت، عزت اور تحرک حاصل ہوا ہے اور آج پوری دنیا میں اسلام کائنات کی نمایاں ترین حقیقت کے عنوان سے بحث و گفتگو کا مرکز بنا ہوا ہے۔

۲۔ دوسرا یہ کہ دنیا کی توسیع پسند طاقتوں نے اسلام اور اسلامی مقاصد سے دشمنی کے سلسلے میں کچھ اور زیادہ علنی مؤقف اختیار کیا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ کمیونزم کے

زوال کے بعد دنیا کے لئے امریکہ کی جانب سے پیش کئے جانے والے نئے عالمی نظام کا ایک اہم حصہ اسلام کو مٹانے اور دن بہ دن بڑھتی ہوئی اسلامی تحریکوں کو کچلنے سے تعلق رکھتا ہے۔

جو شخص بھی اسلام، موجودہ اسلامی تحریکوں اور اسلام کا دم بھرنے والے ملکوں نیز اسلامی نظام کے قیام کے دعویداروں یا اس کی آرزو رکھنے والی قوموں کے بارے میں امریکی حکومت کے سربراہوں کے بیانات کا جائزہ لے گا، وہ اسلام اور اسلامی نظام سے ان کی گہری اور ابدی نفرت و کینے سے باخبر ہو جائے گا۔

دنیا میں جاری حادثات میں بھی ایسے شواہد کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جو اس دعوے کو بخوبی ثابت کرتے ہیں۔ان تلخ ترین اور غم انگیز ترین حادثات میں سے بوسنیا و ہرزگوینا میں جاری حادثات، نیز قرہ باغ اور قفقاز کے علاقے میں خانہ جنگی ہے۔نام نہاد متمدن یورپ کے قلب میں ''سرائیو'' میں جاری مسلمانوں کا سنگدلانہ و خونین قتلِ عام، اتنا وحشیانہ و متشددانہ ہے جو انسان کو قرونِ وسطیٰ میں یورپ کے جنگ طلب براعظم میں مذہبی و لسانی جنگوں کے دوران ہونے والے مشہور و معروف قتلِ عاموں کی یاد دلاتا ہے۔بس فرق اتنا ہے کہ آج سابق یوگوسلاویہ کے صربیائی، مسلمانوں کے اجتماعی قتلِ عام کے لئے نئے اور ماڈرن اسلحے استعمال کر رہے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود یہ حکومتیں جو انسانی حقوق کے بہانے دور دراز ممالک میں مداخلت کرتی ہیں، وہ ان المیوں کا چپ چاپ بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہیں۔امریکہ اور یورپی ملکوں نے اسی علاقے میں اور اسی سابق ملک کی دوسری جمہوریتوں میں جہاں بیچ میں مسلمانوں کا معاملہ نہیں تھا پورے عزم اور ثباتِ قدم کے ساتھ اس قسم کے قتلِ عام کی روک تھام کی ہے۔قفقاز کے علاقے میں بھی جو حکومتیں معمولی سے دباؤ کے ذریعے قرہ باغ کے مسلمانوں کو قتلِ عام سے بچا سکتی تھیں انھوں نے نہ صرف یہ کہ کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا بلکہ اسلامی جمہوریہ (ایران) کی مصالحتی کوششوں کو اپنی مخالفتوں اور سازشوں کا نشانہ بھی بنایا اور اس طرح انھوں نے قفقاز کی نو آزاد قوم کے

مستقبل سے اپنی عدم دلچسپی ثابت کردی۔ وسطی ایشیا کی نو آزاد حکومتوں کو اسلامی رجحانات اور مغربیوں کے بقول "بنیاد پرستی" سے ڈرانے کے لئے امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کا ان حکومتوں کے ساتھ فوری اور قریبی رابطہ، ہر جگہ پر اسلامی بیداری، جس کی واضح مثال الجزائر میں مسلمانوں کی کامیاب سیاسی تحریک ہے، کے مقابلے میں ان کا مخالفانہ مؤقف، عراقی عوام کے ساتھ غدارانہ اور فریب کارانہ برتاؤ اور انھیں موجودہ غم انگیز و مظلومانہ صورتِ حال سے دوچار کرنا، سوڈان کے حکمرانوں سے عناد آمیز دشمنی، جو صرف اور صرف ان کے اسلامی رجحانات کا ردِ عمل ہے، اور اسی طرح کی دوسری دسیوں مثالیں مجموعی طور پر ایسے ناقابلِ انکار شواہد و دلائل ہیں جو اسلام، اسلامی بیداری اور اسلامیانِ عالم کی طرف سے اپنے اسلامی تشخص کی بازیابی کے لئے عمل میں آنے والی کوششوں سے امریکہ اور دوسرے توسیع پسندوں کی کھلی دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

مسلمان قومیں اس سوال کا جواب دیں کہ اس کینہ پرور اور عناد آمیز مؤقف کے مقابلے میں ان کی کیا ذمے داری ہے؟

اس میں شک نہیں کہ عالمی تاناشاہ صرف دشمنانہ جذبات رکھنے پر ہی اکتفا نہیں کریں گے بلکہ اپنی دشمنی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تمام مالی، سیاسی، تبلیغی اور اگر ممکن ہو تو فوجی امکانات و وسائل بروئے کار لائیں گے۔ جیسا کہ انھوں نے آج تک کیا بھی ہے۔ ایرانی عوام نے اسلامی انقلاب کی کامیابی سے اب تک ان عداوتوں کا بخوبی تجربہ کیا ہے۔ اور یہ عظیم اسلامی امت، اسلامی ایران یا دنیا کے دوسرے خطوں میں اسلامی تحریکوں کے ساتھ عالمی استکبار کی کینہ توزی کا مشاہدہ کرتی رہی ہے۔

اس میں شک نہیں ہے کہ موجودہ صورتِ حال سے مسلمان قوموں کی لاپرواہی دشمن کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی اور میدان مسلمانوں کے لئے روز بروز تنگ تر ہوتا جائے گا۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ یہ دکھائیں کہ اسلامی دنیا میں مقابلے کی طاقت موجود ہے اور وہ امریکہ اور ہر جارح کی دشمنی کا منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں۔ اسلامی امت کو کل کے سامراجیوں اور آج کے

مستکبروں کے ہاتھوں اب تک جتنا ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے اس کا بنیادی سبب حکومتوں یا قوموں کا ضعفِ نفس اور پست ہمتی رہی ہے۔

قوموں کی مزاحمت دشمن کو عاجز اور اسے اپنے ظالمانہ مقاصد تک پہنچنے میں ناکام بنا دیتی ہے۔ اگر فلسطینی عوام اور رہنما غاصب صہیونی حکومت کی تشکیل کے آغاز میں اسی فداکارانہ شجاعت سے کام لیتے جس کے نمونے آج اسلامی انتفاضہ صہیونیوں کے مقابلے میں پیش کر رہی ہے، تو فلسطین اس تلخ، پُر مشقت اور زہر آلود صورتِ حال سے دوچار نہ ہوتا اور اگر آج اسلامی تحریکوں کے سربراہ اور مؤمن عوام جہاد کی سختیاں برداشت کرنے پر تیار ہو جائیں، تو بے شک اسلامی امت شیریں مستقبل سے مالا مال ہو گی۔

استکبار، مسلمان قوموں کو اذیت و آزار پہنچانے میں کسی حد و سرحد کا قائل نہیں ہے۔ آج غاصب صہیونی اور ان کا بھرپور حامی امریکہ اتنا آگے بڑھ چکے ہیں کہ اب وہ فلسطینی قوم کے وجود کو بھی تسلیم نہیں کرتے اور فلسطینی قوم نامی حقیقت کے منکر ہیں، حالانکہ فلسطینی قوم ایک ایسی قوم ہے جس کی جڑیں تاریخ میں بہت گہری ہیں اور اس کے جغرافیائی ارتباطات ناقابلِ انکار ہیں۔ جس قوم کے پاس تاریخی بنیاد ہے اور نہ جغرافیائی رابطہ وہ اسرائیل نامی جھوٹی اور جعلی قوم ہے۔

ان اسلامی ملکوں میں جہاں عوام اسلام سے اٹوٹ ایمان کے ساتھ وابستہ ہیں، جیسے نو آزاد جمہوریائیں کہ عوام وہاں پر اسلام کو مٹانے کے لئے کمیونسٹوں کی ستر سالہ کوششوں کے باوجود جوش و ولولے کے ساتھ اسلامی حکومت کے قیام کی بات کر رہے ہیں۔ اسلام دشمن طاقتیں اس قدر آگے بڑھ گئی ہیں کہ وہ ان ملکوں میں اسلام کے پھیلنے کے خطرے کی بات کرتی ہیں اور وہاں کے عوام کے سب سے زیادہ شیریں قلبی لگاؤ کو خطرے سے تعبیر کر رہی ہیں۔

مسلمان قوموں اور افراد کی جانب سے ہم آہنگ اقدام اور مشترکہ فیصلے کے ذریعے استکبار اور اس کے ایجنٹوں کی اس گستاخی کا جواب ضروری ہے، تا کہ مسلمان قومیں استکباری سازشوں کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔ اسرائیل کی غاصب حکومت کے خلاف جہاد کے سلسلے میں حکومتوں کی کوتاہی

نے امریکہ میں عربوں اور اسرائیل کے درمیان براہِ راست مذاکرات کرانے کی ہمت پیدا کردی اور افسوس کچھ عرب سربراہ اس استکباری وار کے انتہائی وسیع پہلوؤں پر توجہ کئے بغیر یہ ذلت برداشت کرنے پر تیار ہوگئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسرائیل کی غاصب حکومت اپنے جارحانہ موقفوں سے ذرّہ برابر پیچھے ہٹے بغیر اپنے مقصد یعنی عرب ممالک سے اپنا وجود تسلیم کروانے میں کامیاب ہوگئی۔

آج صہیونی عناصر دہشت گردی، اغوا، فلسطینی اور لبنانی علاقوں پر غاصبانہ قبضے، فلسطینیوں کی سرکوبی، ان کے قتلِ عام اور ماضی میں اپنے تمام جرائم کے علاوہ جنوبی لبنان کے دیہاتوں پر روزانہ ہوائی حملے کرکے انھیں تباہ و برباد کررہے ہیں۔ اور اس اطمینان کے ساتھ کہ امریکہ اور یورپ کی طرف سے ان پر کسی قسم کا دباؤ نہیں پڑے گا اس علاقے کے عوام کے ساتھ بھیانک سے بھیانک جرائم و مظالم کے مرتکب ہورہے ہیں۔ عرب اسرائیل گفتگو حتیٰ صہیونیوں کے جارحانہ حملوں اور ان کے جرائم کا بھی سدباب نہیں کرسکی ہے۔

یہ پسپائیوں کا ایک نمونہ تھا جو دشمن کو اور بھی زیادہ گستاخ بنارہا ہے۔ میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی توجہ اس عظیم طاقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو ان کے ہاتھوں میں ہے، اور وہ مسلمان قوموں کی طاقت ہے۔ اس ناقابلِ شکست طاقت کے سہارے اسلامی حکومتیں امریکہ کا، جو آج استکبار کے اسلام دشمن محاذ کی سربراہی کررہا ہے مقابلہ نیز اپنی قوم اور مظلوم مسلمان عوام کے حق کا دفاع کرسکتی ہیں۔ اسلام کسی قوم کی زندگی سنوانے کے لئے بہترین ضمانت ہے اور اس کے سائے میں تمام قومیں کامل آزادی و استقلال کا مزہ چکھ سکتی ہیں اور اس سے بہرہ مند ہوسکتی ہیں۔ مسلمان ممالک میں عوام کا اسلامی ایمان اس مقصد کے لئے بہترین پشت پناہ ہے۔

امریکہ اور استکبار کے دوسرے سرغنہ اسلامی ممالک کے سربراہوں کو اسلام سے ڈرانے کی بھرپور کوششیں کررہے ہیں۔ لیکن مسلمان حکومتوں سے امید ہے کہ وہ اسلام سے ڈرنے کے بجائے اس الٰہی آئین کو اپنی قوموں کو نجات دلانے والے دین اور تمام مسلمان قوموں، یعنی اسلامی امت کے اجزا کے درمیان رشتۂ اخوت قائم کرنے والے مذہب کی نگاہ سے دیکھیں گی اور اس

کے ذریعے اپنے لئے عزت وطاقت فراہم کریں گی۔

قوموں کی حمایت وپشتیبانی حاصل کرنے کے لئے یہ خود مستحکم ترین وسیلہ ہے' اور جس حکومت کی پشت پر عوام کا ہاتھ ہو' اس میں اتنی توانائی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ کسی دھمکی اور خطرے کو خاطر میں نہیں لاتی۔

میں اسلامی قوموں اور مسلمان عوام کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ مسلمان قوموں کی ناکامیوں اور ان کی تمام مصیبتوں کا علاج اسلام کی طرف بازگشت اور اسلامی نظام میں اسلامی قوانین کے زیرسایہ زندگی ہے۔ یہ وہی چیز ہے جو مسلمانوں کو عزت' طاقت اور امنیت ورفاہ جیسی عظیم نعمتوں سے دوبارہ مالا مال کر دے گی اور استکباری منصوبہ سازوں نے مسلمان امت کی جس تلخ اور ذلت آمیز تقدیر کا نقشہ تیار کیا ہے اس سے انھیں بچالے گی۔

اسلام کے خلاف استکباری پروپیگنڈے' جو نئے صلیبی حملوں کا ایک حصہ ہیں' یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام مسلمان قوموں کے اقتصادی وسیاسی مسائل حل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا' لہٰذا مسلمان قوموں کے پاس اس کے سوا کوئی اور چارہ نہیں کہ وہ مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے معیاروں پر استوار حکومتوں کے زیرسایہ زندگی بسر کریں۔ یہ ایک چال اور فریب کارانہ جھوٹ ہے جو اسلامی ممالک کو مغربی استکباری بلاک سے وابستہ کرنے اور ان کے مادّی ذخائر کا استحصال کرنے کی غرض سے گھڑا گیا ہے اور برسوں سے اس کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

مغرب کا سرمایہ دارانہ نظام لاینحل انسانی مشکلات میں حلق تک ڈوبا ہوا ہے۔ بے کراں دولت وثروت رکھنے کے باوجود سماجی انصاف برقرار کرنے سے مکمل طور پر عاجز ہو گیا ہے۔ امریکہ میں سیاہ فاموں کی حالیہ شورش نے ثابت کر دیا ہے کہ امریکی نظام صرف ایشیا' افریقہ اور لاطینی امریکہ کے عوام ہی کے ساتھ ظلم وزیادتی نہیں کرتا بلکہ خود اپنے عوام کے ساتھ بھی ناانصافی برتتا ہے اور وہاں کی طرح یہاں بھی احتجاج کا جواب تشدد اور سرکوبی سے دیتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کمیونسٹ بلاک نیست ونابود ہو گیا ہے' لیکن اس کا رقیب یعنی سرمایہ دارانہ بلاک بھی موجودہ

حالت میں، خاص طور سے اس غرور وطغیانی کے ہوتے ہوئے جس میں وہ بلا رقیب ہو جانے کے بعد مبتلا ہوا ہے، باقی نہیں رہ سکتا اور جلد یا بدیر دنیا اس کی نابودی کا بھی نظارہ کرے گی۔

اسلام مسلمانوں اور پوری بشریت کو نجات دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ شرط بس اتنی ہے کہ اسے صحیح طریقے سے سمجھا اور اس پر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے۔ خدا کے فضل وکرم سے ایران کا اسلامی نظام، اسلام کی توانائیوں اور اس کے اقتدار کا آئینہ دار ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے مجسم تجربہ ہے۔ یہ سب اس حال میں ہے کہ اس کی تیرہ سالہ عمر کا آٹھ سال اس ناخواستہ جنگ میں گزر گیا جو مشرق ومغرب کی کینہ پرورانہ منصوبہ سازی کے ذریعے اس پر تھوپی گئی تھی۔ اس جنگ سے پہلے اور بعد میں بھی آج تک جمہوری اسلامی دشمن بلاکوں کی خباثتوں اور دشمنیوں کا بے وقفہ نشانہ بنا ہوا ہے۔ عظیم امام خمینیؒ نے ملتِ ایران کو بیدار کر کے فولادی عزم وارادے اور مخلصانہ عمل کے اسلحہ سے لیس کیا اور اب یہ راستہ تمام قوموں کے سامنے موجود ہے۔

مسلمان حکومتوں سے جن چیزوں کی امید ہے وہ سب کچھ ان کی قوموں کے مطالبے اور ارادے کے ذریعے وجود میں آسکتی ہیں۔ آپ اپنی حکومتوں سے مطالبہ کیجئے کہ وہ استکبار اور صہیونزم سے مقابلہ کریں، تمام دنیا کے مظلوم مسلمانوں کا دفاع کریں، دوسرے مسلمان ممالک اور قوموں سے اتحاد وبرادری کا رشتہ برقرار کریں۔ آپ ان اعلیٰ مقاصد کی راہ میں خلوص اور فداکاری کے ساتھ اپنی حکومتوں کی پشت پناہی کیجئے۔ آپ اپنی حکومتوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کیجئے کہ وہ امریکہ سے نہ ڈریں، اس کی تاناشاہیوں کا مقابلہ کریں۔ آپ اپنی حکومتوں کو سمجھائیے کہ اسلام وقرآن نجات کا واحد راستہ ہیں۔ انھیں لا الہ الا اللہ کے محکم قلعے کی جانب ہدایت کیجئے۔

اس عظیم فریضے کی بجا آوری میں علمائے دین، روشن خیال حضرات، مقررین، فنکار، طلبا اور جوان نہایت اہم کردار کے حامل ہیں، ان کی ذمے داری سنگین ہے۔ مردوں کی طرح خواتین بھی ان کے شانہ بشانہ اس فریضے میں شریک ہیں۔ یہ ہے وہ چیز جس سے آپ کے حق میں ابراہیم خلیلؑ کی دعا قبول ہوگی اور آپ کو الٰہی رابطے کے ذریعے توحید کے اس عظیم منادی سے متصل کرے گی۔

آخر میں ایرانی حجاجِ کرام سے تاکید کرتا ہوں کہ وہ روحانی فلاح ورستگاری کے حصول، حضرتِ حق کی بارگاہ میں توبہ وانابہ، خدا سے ارتباط اور نفس کی تطہیر کے لئے اس گراں بہا موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ دعا، تضرع، تفکر اور تصفیۂ روح سے ایک لمحے کے لئے بھی غفلت نہ برتیں، خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بے قیمت مادّی جلوے، جن کی مثال ہر جگہ مل سکتی ہے، آپ کی آنکھیں اور دل اپنی طرف جذب کرلیں اور یہ ایام اور گھڑیاں جو معنویت، تکمیلِ نفس، تربیتِ روح اور مسلمان بھائیوں سے رابطہ قائم کرنے کے لئے مخصوص ہیں مفت میں آپ کے ہاتھوں سے اڑا لے جائیں۔

خداوندِ عالم آپ سب کو الٰہی تفضلات، حضرت ولی عصر ارواحنا فداہ کی توجہات اور ان کی پاک وپاکیزہ دعاؤں میں شامل فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
سید علی حسینی خامنہ ای
اوّل ذی الحجۃ الحرام ۱۴۱۲ھ

## حواشی:

(۱) اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا کہ پروردگار! اس شہر کو محفوظ بنادے اور مجھے، میری اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھنا۔ پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، تو اب جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو معصیت کرے گا اس کے لئے تو بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (سورۂ ابراہیم۔ آیات ۳۵،۳۶)

(۲) اگر کفرانِ نعمت کروگے تو تمہارا عذاب بھی بہت سخت ہے۔ (سورۂ ابراہیم۔ آیت ۷)

(۳) تاکہ اپنے منافع کا مشاہدہ کریں۔ (سورۂ حج۔ آت ۲۸)